

39570- کیا عورت کے پرده کے لیے سیاہ رنگ ضروری ہے

سوال

کیا جواب اور پردہ کی شروط کے ساتھ مختلف رنگ کے بارے پرنا حرام میں، اور اگر حرام ہے تو کیا اس کے متعلق کوئی آیت پاحدیث ملتی ہے، اور پردہ فی نفس زینت نہ ہو سے کیا مراد ہے

?

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (6991) کے جواب میں مسلمان عورت کے پرده کی شروع بیان ہو چکی ہیں، آپ اسکا مطالعہ کریں۔

اور ان شروط میں یہ نہیں کہ پرده کے لیے استعمال ہونے والا کپڑا اسیہ رنگ کا ہو، چنانچہ عورت کے لیے کسی بھی رنگ کا کپڑا استعمال کرنا جائز ہے، لیکن وہ ایسا رنگ نہ پہنے جو مردوں کے مخصوص ہو، اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو خود زینت ہو، یعنی: اس کے اوپر کڑھانی وغیرہ کر کے اسے مزین کیا گیا ہو، کہ وہ مردوں کے لیے التفات نظر کا باعث بنے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے:

[۱] اور آپ مون عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی فنگاں میں نچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی خاکلت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہرنہ کریں، سو اسے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گیریباں پر اپنی اور ٹھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہرنہ کریں، سو اسے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والدکے، یا اپنے سرکے، یا اپنے پیٹوں کے، یا اپنے خاوندکے پیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا اپنے نوک چاکر مردوں کے جو شوت والے نہ ہوں، یا اپنے بچوں کے جو عورتوں کے پر دے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جاتے، اسے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ۔] (النور(31).

اگر ظاہر کچھے مزین اور کڑھائی والے ہوں تو اس آیت کا عموم انکو بھی شامل ہے۔

اور سنن ابو داود میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اللہ کی پندپوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع مت کرو، لیکن جب وہ باہر نکلں تو خوبصورگا کرنے نہ نکلس۔"

سنن ابو داود حدیث نمبر (565) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغفل (515) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

عن المعمود من اس حدیث کی شرح میں درج ہے :

"وہن مختلats" یعنی انہوں نے خوبصورتگار کی ہو..... اور انہیں اسکا حکم اس لیے دیا گیا اور خوبصورتگانے سے منع اس لیے کیا گیا تاکہ وہ اپنی خوبصورتی سے مردوں کو حرکت میں نہ لائیں، اور شہوت کو حرکت دینے والی اشیاء بھی خوبصورت کے معنی کے ساتھ ملتی ہو گئی مثلاً: بیاس کی خوبصورتی، اور جس زیور کا اثر ظاہر ہو رہا ہو، اور اعلیٰ قسم کی زیبائش ادا

اس لیے عورت پر واجب ہے کہ وہ جب مردوں کے سامنے آئے تو ایسے نقش و نگار اور کڑھائی والے کپڑوں سے اجتناب کرے جو مردوں کے لیے عورت کی جانب اتفاق نظر کا باعث بنتے ہوں۔

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"عورت کے لیے ایسا بس پہن کر باہر نکلا جائز نہیں جس سے نظریں عورت کی جانب اٹھیں، کیونکہ ایسا کرنے سے مرد حضرات اس عورت کی جانب متوجہ ہونگے، اور فتنہ میں پڑے گے، اور ہو سکتا ہے یہ اس کی ہتک عزت کا بھی باعث بن جائے" اہ

دیکھیں : فتاویٰ الجمیل الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (100/17).

اور فتاویٰ میں یہ بھی درج ہے :

"مسلمان عورت کے بس کے لیے سیاہ رنگ خاص نہیں، بلکہ اس کے لیے کسی بھی رنگ کا بس پہنانا جائز ہے، صرف مشرط یہ ہے کہ وہ ساتر ہوا اور اس میں مردوں سے مشاہست نہ ہوتی ہو، اور نہ ہی وہ تنگ ہو کہ عورت کے اعضاء کی تحدید کرے، اور نہ ہی اتنا باریک ہو کہ جلد کی رنگت واضح ہوتی ہو، اور نہ ہی وہ بس فتنہ کو ابھارنے والا ہو" اہ

دیکھیں : فتاویٰ الجمیل الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (108/17).

اور فتاویٰ جات میں یہ بھی درج ہے :

"عورتوں کے لیے سیاہ بس پہنانا متعین نہیں، بلکہ وہ دوسرے رنگ بھی پہن سکتی ہیں جو عورتوں کے لیے مخصوص ہیں، اور ملتفت نظر نہیں اور نہ ہی فتنہ کو ابھارنے کا باعث ہوں" اہ

دیکھیں : فتاویٰ الجمیل الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (109/17).

اکثر عورتوں نے پرده کے لیے سیاہ رنگ اختیار کر لکھا ہے، یہ اس لیے نہیں کہ ایسا کرنا واجب ہے، بلکہ یہ رنگ زینت سے زیادہ دور ہے، اور یہ بھی وارد ہے کہ صحابیات سیاہ پادرولوں کے ساتھ پرده کیا کرتی تھیں۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"جب یہ آیت :

{وَهُنَّىٰ چَادِرِينَ أَسْبَنَهُنَّا لَكَلِّ مِنْ}.

نازل ہوئی توانصار کی عورتیں باہر نکلتی تو اس طرح ہوتی کہ چادروں کی بنابر ان کے سروں پر کوئے ہیں۔"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹیٰ کا کہنا ہے :

"اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پرده اور بس سیاہ رنگ کا ہوتا تھا" احمد

والله عالم.